[illegible] اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول [illegible]

ترجمان

دہلی

پندرہ روزہ

مسلک اہل حدیث کا داعی اور جمعیت اہل حدیث ہند کا نقیب

مدیر
حافظ محمد یوسف
معاون مدیر
محمد سلیمان صابر

توکل علی اللہ

مقابلہ کے لئے ضروری نہیں کہ تمہارے پاس قوت وشوکتِ مادی کا وہ تمام ساز وسامان موجود ہو جو ظالموں کے پاس ہے حق وصداقت کی راہ نتائج کی فکر سے بے پرواہ ہے۔ نتائج کا مرتب کرنا تمہارا کام نہیں یہ اس قوتِ قاہرہ عادلہ الٰہیہ کا کام ہے جو باوجود ضعف وفقدانِ انصار کے کامیاب وفتحمند کرتی ہے۔

مولانا آزادؒ

جلد [illegible]

شمارہ ۲

یکم فروری

۱۹۸۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث شغار

شہاب الدین فیضی بستوی مدرس جامعہ اسلامیہ فیض عام

تعلیم احادیث و مسائل میں اگر ذوق سلیم، فہم و دانش اور وقیقہ سنجی کا دامن چھوڑ دیا جائے بلکہ احادیث و مسائل کے بر وسیلہ پر کاوش تعریف ڈالی جائے تو مسالحت اور غلطی کا امکان بہت زیادہ ہے تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی شخص نے اپنی ذہن رسی اور ذکاوت کو دور سے کو دیکھ کر مسائل کو سمجھنا چاہا ہے وہ حق و سیدھے راستے سے منحرف ہو گیا ہے۔

ہمارے بعض علماء قدیم کو شادی ہو کر مروجہ بدلہ شادی کو بھی شغار کے معنی میں سمجھتے ہیں اور حدیث لا شغار فی الاسلام کی روشنی میں بدلہ کی شادی تعیین مہر کو بھی قرار دیتے ہوئے عدم جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ آئندہ سطور میں ہم ان کے استدلال کو حیطۂ تحریر میں لا کر شغار کی اصل نوعیت کو محدثین عظام، شارحین حدیث اور اہل لغت کی تشریحات کی روشنی میں پیش کریں گے اور حدیث شغار کی توضیح کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی سعی کریں گے کہ مروجہ بدلہ شادی جس میں تعیین مہر درست ہے اور ان علماء کو مسئلہ سمجھنے میں تسامح ہو گیا ہے۔

استدلال بعدم جواز

(۱) ابوداؤد کی حدیث: ان العباس بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انکح عبدالرحمن بن الحکم ابنته و کان جعلا صداقا فکتب معاویة رضی اللہ عنه الی مروان یامرہ بالتفریق بینهما وقال هذا الشغار الذی نهی عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(ابوداؤد ص۲۸۲)

یعنی حضرت عباس نے اپنی لڑکی حضرت عبدالرحمن کی زوجیت میں دیدی اور حضرت عبدالرحمن نے اپنی لڑکی کا نکاح حضرت عباس سے کر دیا اور دونوں نے مہر مقرر کرنے تو حضرت معاویہؓ نے مروان کو یہ حکم دیتے ہوئے لکھا کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دو، اسے یہ مسئلہ مترشح ہوتا ہے کہ شغار ہر صورت باطل ہے خواہ الگ سے مہر کا تعیین ہو یا نہیں نکاح ہی صحیح قرار پائے۔

(۲) حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا شغار فی الاسلام۔ اسلام میں شغار نہیں اور ان الفاظ کے بعد جو تفسیر شغار کی وارد ہے وہ عام ہے جس میں مہر مقرر نہ کیا گیا ہو... تو یہ راوی کی حدیث حضرت نافع کا قول ہے نہ کہ حضور کا اور اس کا تعلق حضرت نافع کے اجتہاد سے ہے جو بہر حال حجت نہیں لہٰذا اس سے بدلہ شادی کے جواز پر استدلال کرنا صحیح نہیں۔

اب قارئین شغار کی اصل نوعیت اہل لغت و محدثین عظام کی تصریحات ہر ایک مرفوع حدیث کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

اہل لغت اور لفظ شغار

کتب لغت میں اہل لغت نے شغار کی تشریح کچھ یوں کی ہے۔ یہ زمانہ جاہلیت میں ایک قسم کا نکاح تھا ایک شخص دوسرے شخص سے کہتا کہ تم اپنی لڑکی یا بہن یا ... کی شادی مجھ سے کر دو میں اپنی لڑکی یا بہن جس کا میں ولی ہوں اس کی شادی تم سے اس شرط پر کر دوں گا کہ دونوں کا نکاح بلا مہر ہو۔ اور شغار شغر الکلب سے مشتق ہے جس کے معنی کتا کا ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرنا ہے چونکہ نکاح شغار میں بھی مہر ختم کر دیا جاتا ہے اور درمیان سے اٹھا دیا جاتا ہے اس لئے اسے شغار کہتے ہیں یا شغر البلد سے ہے جس کے معنی شہر خالی ہو گیا ہے کے ہیں چونکہ نکاح شغار بھی مہر سے خالی ہوتا ہے اسلئے اسے شغار سے موسوم کر دیا گیا۔ (مجمع البحار ۱۹۲/۲ مختار الصحاح)

محدثین عظام اور حدیث شغار

علامہ ابن القیم نے زاد المعاد کے اندر اور علامہ نووی نے شرح مسلم کے اندر حدیث پر مفصل بحث کی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ شغار کے متعلق نبی۔ حدیث ابن عمرؓ والی ہریرہؓ و معاویہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔ لا شغار فی الاسلام۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث میں یہ صراحت بھی ہے کہ شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے اس شرط پر کرے کہ وہ بھی اپنی لڑکی اسکی زوجیت میں دیدے اور ان میں مہر متعین نہ ہو اور حضرت ابوہریرہ کی حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔ اور حضرت امیر معاویہ کی حدیث تم نے ہے کہ حضرت عباس نے حضرت عبدالرحمن بن حکم سے اپنی لڑکی حضرت عبدالرحمن بن حکم نے اپنی لڑکی حضرت عباس بن عبداللہ کی زوجیت میں دی اور دونوں نے مہر مقرر کیا تو حضرت امیر معاویہؓ نے حاکم مدینہ مروان کو حکم دیا کہ وہ دونوں میں تفریق کرا دیں اور فرمایا کہ یہ وہی شغار ہے جس سے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اب اس مسئلہ میں ائمہ فقہاء کے اختلاف ہے امام احمدؒ کے مذہب کے مطابق اس قسم کا نکاح حدیث ابن عمرؓ کی بنا پر باطل ہے البتہ اگر اس کے ساتھ مہر متعین کر دیا گیا ہو تو تعیین مہر کی وجہ سے ایسا نکاح صحیح ہے۔ اور علامہ خرقی الفاظ حدیث کان جعلا صداقا کو مد نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگرچہ تعیین مہر ہو پھر بھی ایسا نکاح صحیح نہیں ہے۔ حضرت العلام ابوالبرکات ابن تیمیہ اور امام احمد کے شاگردوں کا مسلک ہے کہ اگر مہر کے تعیین کے ساتھ یہ شرط بھی ہے کہ ہر ایک کا بضع دوسرے کے ساتھ مہر ہو تو نکاح باطل ہے اور تعیین مہر کے ساتھ بضع کی شرط نہیں ہے تو صحیح ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ایسا نکاح جس میں مہر کا تعیین نہ پایا جائے یہی مسلک اسحاق، ابوعبیدہ وغیرہ کا ہے اور امام مالک کے نزدیک قبل از وقت دخول اور بعد دخول دونوں میں نکاح فسخ ہو جائیگا اور ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ قبل از دخول فسخ ہوگا دخول کے بعد نہیں۔ عطاء، زہری، ابوثور، عمرو بن جبیر، اسحاق اور امام احمد ایک قول کے مطابق، اور امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ یہ نکاح مہر مثل سے صحیح ہو جائیگا۔

اب رہا مخالفت کی علت تو بعض لوگوں کو دہم ہوا ہے کہ نہی کی علت ایک عقد کے ساتھ دوسرے عقد کو مشروط کر دینا ہے۔ اور امام احمد کے نصوص سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کا بضع اور ایک شخص کو دوسرے بضع کے لئے مہر قرار دینا نہی کا سبب ہے اسلئے کہ عورت کو اس سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ اس کے ساتھ مہر ولی کی جانب لوٹ جائیگا۔ یہاں اگر اسکو باوجود الگ سے مہر متعین کر دیا جائے تو مفسدہ زائل ہو جائیگا اور اشتراط بھی ختم۔ حضرت العلام ابن القیم آخر میں فرماتے ہیں یہ کہ بهذا ایظهر حکمة النهی واتفاق الاحادیث فی هذا الباب (زاد المعاد ص۲۶ و شرح مسلم نووی ص۴۵۴)

آمدم برسر مطلب

توضیحات محدثین عظام اور حدیث کی تشریحات

یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مروجہ بدلہ شادی جس میں تعیین مہر ہوتا ہے درست ہے اور اسے باطل کہنا ... جوڑ بیٹھنا زور زبردستی ہے شغار کے مرادف ہے علامہ خرقی نے حضرت معاویہ کی حدیث سے ضرور یہ سمجھا ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ مہر کا ذکر ہو پھر بھی نکاح صحیح نہیں ہوگا لیکن ان کا یہ محض تسامح ہے اور وہ بھی الفاظ حدیث کا نا جعلا صداقا کی وجہ سے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور علامہ ابن القیم نے ہر ایک کو ذکر کر کے تطبیق بھی دی ہے نیز ائمہ لغت تصریحات سے بھی یہی بات ترشح ہوتی ہے کہ شغار اس نکاح کو کہتے جس میں مہر کا ذکر نہ ہو۔ کا نا جعلا صداقا کا مفہوم تو صاحب عون المعبود علامہ شمس الحق صاحب نے خوش رنگ طرز میں کچھ یوں حدیث کا مفہوم...

بقیہ صفحہ

پندرہ روزہ ترجمان دہلی
مورخہ یکم فروری سنہ ۱۹۷۸ء

کھول آنکھیں مسلماں کہاں سو گیا

دور حاضر میں مسلمانوں کے نزدیک مذہب اسلام کی بنیاد کو متزلزل کرنے اس کا شیرازہ منتشر کرنے، اس کو شکست اور ریخت سے دوچار کرنے اس کے اندر تغیر و تبدل پیدا کرنے میں مستشرقین سب سے پیش پیش ہیں۔ چنانچہ ہم مسلمانوں کے خیال میں مذہب اسلام اور متبعین اسلام کے سب سے بدترین دشمن مستشرقین ہیں۔

یہ امر مسلم اور قابل تسلیم ہے کہ مستشرقین مذہب اسلام کے کھلے اور [illegible] دشمن ہیں۔ لیکن یہ امر قابل تسلیم و التفات ہے کہ صرف مستشرقین ہی مذہب اسلام کے دشمن ہیں۔

اپنے گھر کے [illegible] میں اگر بنظر غائر تحقیق اور تدبر کریں تو کتنے ہی دوست نما دشمن کے چہرے دکھائی دیں گے، جو حرم کے حق میں مار آستین کا کام انجام دے رہے ہیں۔ اور ملکی و عالمی سطح پر منظم سازش کے ذریعہ مذہب اسلام کو شکست و ریخت سے ہمکنار کرنے کے لئے گھن کا کام انجام دے رہے ہیں۔ [illegible] دہریت اور [illegible] کی تحریکیں [illegible] ہیں۔

غرضیکہ ملکی اور عالمی سطح پر ہر چہار جانب سے مسلمان اور مذہب اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ اور کوئی بھی ایسا [illegible] نہیں ہے جو [illegible] جا رہا ہو۔ کہیں [illegible] کتاب [illegible] الزام تراش کر [illegible] مسلمانوں کے خلاف برگشتہ کیا جا رہا ہے، تو کہیں بحث و مباحثہ اور مذاکرہ و مناظرہ میں [illegible] خوبصورت اور دلکش نام دے کر اپنے ناقص دماغ [illegible] مذہب [illegible] کر کے مذہب اسلام کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ اور اسی طرح سے [illegible] ان کے اذہان و قلوب میں اور مسلمانوں کے [illegible] کیا جا رہا ہے۔ کہیں [illegible] سینما [illegible] فحش مذاق [illegible] کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ اور اسی طرح سے ان کی افادیت اور معقولیت کو پامال کیا جا رہا ہے۔ کہیں [illegible] کے نام پر کتاب اللہ و سنت رسول میں [illegible] تحریف و تنسیخ کا کام [illegible] انجام دیا جا رہا ہے۔ کہیں [illegible] کے دماغ میں اسلام کے خلاف کتابیں لکھ کر ان کے دل و دماغ کو منتشر کیا [illegible] لیکن عقل و خرد سے عاری اور شامت اعمال کی ماری یہ امت مسلمہ [illegible] کے اولوالالباب [illegible] قرآن میں صریحاً تحریف و تبدیلی کے [illegible] مسلم پرسنل لاء تبدیلی جیسے گوناگوں خطاب سے یاد کیا ہے۔

[illegible] قابل التفات [illegible] نظر انداز کر رہے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ایک مجلس کا درجہ دیکر صرف غور کر رہے ہیں۔ لیکن کل کو آنے والی نسلیں اور ان کے اذہان و قلوب [illegible] کا شکل اختیار کریں گی۔ اور بار بار مزاحمت کے باوجود ان کے دل و دماغ سے غلط فہمیوں کا پردہ [illegible] نہیں ہو سکے گا۔ اور تا دم مرگ ان کے دل و دماغ میں اسلام کے سلسلہ میں غلط خیالات اور باطل تصورات کا زخم [illegible] اور سیراب رہے گا۔

حال ہی میں چند دوست نما دشمن [illegible] کے چہرے آشکارا ہو کر آئے ہیں [illegible] سے نقاب ہٹا کر اپنے کو بھی صف مرداں [illegible] شمار کرانا چاہتے ہیں۔

[illegible] کے مصداق جب ان بدبختوں کے [illegible] اسلام کی صداقت اور اس کی حقانیت نہیں سما سکی تو ان بغض و عداوت اور کینہ و نفرت کی بنا پر [illegible] کتاب اللہ اور رسول اللہ کی مخالفت میں [illegible] کر دی۔

مذہب اسلام اور امت مسلمہ کا بدترین دشمن [illegible] ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے [illegible] کا نقشہ [illegible] چاہا ہے اسی طرح سے [illegible] کے نام سے ایک کتاب [illegible] لکھی ہے ان دونوں کتابوں میں شیطانی [illegible] مذہب اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت ہی بے باکی کے ساتھ گستاخانہ جملے استعمال کئے ہیں۔ اور مذہب اسلام [illegible] رسول کو مکمل طور سے مسخ کر کے نہایت ہی گھناؤنے انداز میں پیش کیا ہے۔ مزید برآں یہ کہ [illegible] دونوں کتابیں [illegible] میں داخل ہیں۔

گھوڑے کو دیکھ کر [illegible] کو بھی نال ٹھکوانے کا شوق چرّایا۔

شری [illegible] نے ایک [illegible] لکھا ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ قرآن کو ضبط کرے۔

اگر [illegible] چشم [illegible] چشمہ آفتاب را چہ گناہ

اندھے کو اگر روز روشن میں دکھائی نہ دے تو سورج کا کیا قصور ہے۔ حقیقت یہ ہے اس کو جھٹلانے کیلئے اگر ایک جماعت تیار ہے تو اس کی موافقت میں اس کو حق ثابت کرنے کے لئے انھیں میں کچھ لوگ کھڑے ہیں۔

اسلام اور بانی اسلام کا سب سے بڑا دشمن، مشہور مورخ ولیم میور بھی باوجود عداوت کے تسلیم کرتا ہے کہ قرآن مجید کا کوئی لفظ ایسا نہیں ہے [illegible] نے اس کو چھوڑ دیا ہو۔

سکھوں کے دھارمک نیتا گرو نانک جی کا کہنا ہے اگر کوئی ایمان کی کتاب ہے تو وہ صرف قرآن ہے۔ [illegible] کہتے ہیں کہ اگر دنیا سے قرآن پاک کی تعلیمات اٹھ گئیں تو امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔

اور نپولین نے تو اعلان کر [illegible] ہے کہ دنیا کے [illegible] قرآنی تعلیمات کا سہارا لیکر ایک [illegible] نظام معاشرت قائم کر سکتا ہوں۔

مسٹر [illegible] لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ دنیا کے مستقبل کا مذہب [illegible] اور اس کا پیغام ہے۔

[illegible]

چھوڑیئے! انھیں جانے بھی دیجئے یہ معترضین کی [illegible] کی خبریں ہیں۔

ان کے پیر و مرشد اور روحانی پیشوا گاندھی جی کہتے ہیں دنیا اپنے تاریک ترین دور سے گذر رہی تھی خرابی اور [illegible] پہنچ گئی تھی [illegible] آپ رحمت باری بن کر تشریف لائے اور رحمۃ للعالمین کے خطاب سے نوازے گئے [illegible] کیا بات ہے کہ آپ [illegible] خدا کے رسول اور قاصد تھے آپ کی ہستی [illegible] کی ہستی میں اور ذات کے اندر فنا ہو چکی تھی۔ جو لوگ [illegible] واقف ہیں وہ آپ کو [illegible] کہیں گے اور مسلمان پیغمبر۔ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں یعنی اللہ کا قاصد اور رسول۔

یہ ہیں معترضین کے عظیم روحانی پیشوا مہاتما گاندھی کے احساسات۔

درحقیقت [illegible] کہ لوگ خود اس کو تسلیم کرتے ہیں وہ [illegible] بقول علامہ اقبال

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
جتنا ہی دبا دیں گے اتنا ہی یہ ابھرے گا

یہ حقیقت ہے لیکن ہم مسلمانوں کا بھی فریضہ ہے کہ اپنے دین مبین کی [illegible] اللہ [illegible] کوشش کریں اور اس کے خلاف اٹھے شعلوں کو دبا دیں اور [illegible] کے ساتھ مقابلہ کریں۔

کتاب و سنت کے [illegible] اس کی تبلیغ کرنا اور اس کی حفاظت کرنا انھیں [illegible] کا کام ہے اور قوله تعالىٰ [illegible] کذب ہے اس کی [illegible] ہے۔

ابو طالب کا اسلام

شوکت علی مجددی

خطیب جامع مسجد اعظم پلہاران ڈھلے

چند دن گذرے ایک صاحب میرے پاس تشریف لائے تھے اور فرمانے لگے کہ ایک عالم بریلوی مکتب فکر کے ابو طالب کو مسلمان کہتے ہیں اور میں تو آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں اس کا واحد مقصد یہ ہے کہ جناب کچھ دلائل تحریر فرما دیں تو بہت ممنون رہوں گا [illegible] بہت [illegible] تھا اور رسالہ [illegible] کو واپس ہونا تھا اس لیے وقتی طور پر جو دلائل مہیا ہو سکے ہدیۂ ناظرین ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا [illegible] پر مفسرین کرام کی چار قسمیں بیان فرماتے ہیں جن میں ایک ہے۔ وہ کفر انکار ہو و کفر ان یعرف اللہ بقلبہ ولا یعترف بلسانہ ولا یدین به [illegible] کفر ابی طالب [illegible] و کفر عناد ہے [illegible] دل سے بھی اللہ کو مانتا ہو اور زبان سے بھی اعتراف کرتا ہو مگر مانتا نہ ہو جیسے ابو طالب کا کفر جب نبی علیہ السلام نے ابو طالب کو اسلام کی تلقین فرمائی تھی تو اس وقت ابو طالب نے یہ اشعار پڑھے تھے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِأَنَّ دِينَ مُحَمَّدٍ
مِنْ خَيْرِ أَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِينًا
لَوْلَا الْمَلَامَةُ أَوْ حِذَارُ مَسَبَّةٍ
لَوَجَدْتَنِي سَمْحًا بِذَاكَ مُبِينًا

درحقیقت میں دل سے جانتا ہوں کہ محمد کا دین تمام دنیا کے دینوں سے بہتر ہے مگر قوم کی ملامت اور عار کی وجہ سے میں نے اس کو [illegible]

(تفسیر خازن)

[illegible] ثابت معلوم ہوا کہ شیعہ و بریلوی [illegible] ابو طالب کو مسلمان کہنا خلاف نص ہے [illegible] بالکل [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] ابو طالب کا کفر وعناد تھا [illegible] قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ابو طالب کے اسلام [illegible] نازل ہوئی ہے (دیکھیں) إِنَّ الْمُفَسِّرِينَ [illegible] قَالُوا [illegible] ابی طالب [illegible] اجمع [illegible] یہ آیت ابو طالب کے اسلام [illegible] نازل ہوئی ہے۔ (تفسیر قرطبی)

[illegible] نے فرمایا ہے کہ [illegible] جمع [illegible] علی [illegible] ابو طالب [illegible]

امام مسلم نے بھی اپنی صحیح میں اجماع نقل کیا ہے الایہ کہ وقت موت آپ نے یہ الفاظ ادا کئے تھے علی ملۃ عبد المطلب کہ میں عبد المطلب کے مذہب پر ہوں (بخاری شریف [illegible]) اس کے بعد یہ الفاظ ہیں و ابی ان یقول لا الٰہ الا اللہ بعد یہ کہہ کر ابو طالب نے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا امام نسائی نے باب مواراة المشرک میں جناب علی سے نقل کیا ہے کہ ابو طالب کی جب موت واقع ہوئی تو علی مرتضیٰ نے نبی کریم سے کہا ان عمک الشیخ الضال قد مات فمن یواریه قال اذهب فوار اباک اے اللہ کے رسول آپ کا بوڑھا چچا گمراہ مر گیا اب اس کو کون دفن کرے گا آپ نے فرمایا جا اپنے باپ کو دفن کر دو اور دفن کر کے فوراً میرے پاس آؤ جب دفن سے فارغ ہو کر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم دیا [illegible] (ابن خزیمہ) ابن جارود [illegible] جناب علی کے اپنے باپ ابو طالب کے متعلق یہ الفاظ ہیں کہ ان عمک الشیخ الضال قد مات ابو طالب کی موت حالت شرک میں ثابت ہوتی ہے۔ مزید جناب علی کا دوسری روایت کہ ابو طالب کا انتقال کفر پر ہوا ہے۔ امام احمد نے جناب ابوہریرہ اور ابی اسحاق نے بروایت [illegible] با سند صحیح نقل فرمایا ہے قال ابو طالب لولا ان تعیرنی قریش یقولون انما حمله علیه الجزع لاقررت بها عینک [illegible] رسول علیہ السلام نے اس کو توحید کی دعوت پیش کی تو ابو طالب نے کہا اگر مجھ کو اپنی قوم قریش کی عار کا ڈر نہ ہوتا تو میں اقرار اسلام کر کے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا مگر مجھ کو اس کا خوف ہے کہ لوگ کہیں گے کہ موت کی گھبراہٹ کے باعث اپنے آبائی دین کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا ہے۔

(مسلم، ترمذی وغیرہ)

موت کے وقت ابو طالب نے قبیلہ بنو ہاشم کو بلا کر یہ نصیحت کی کہ تم سب محمد کی رسالت تسلیم کرو سعادت مند ہو جاؤ گے اور کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس پر جناب محمد رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ چچا دوسروں کو خیر خواہی [illegible] اپنے آپ کو بھول گئے ابو طالب نے [illegible] تو کیا چاہتے ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں

[illegible] شہادتین کا اقرار کر لو تاکہ روز قیامت تمہاری [illegible] ابو طالب نے جواب دیا بھتیجا میں تیرے دل سے چاہتا ہوں کہ تیرا ساتھ دوں [illegible] یہ برداشت نہیں کہ دنیا یہ کہے کہ [illegible] کے خوف سے کلمہ پڑھ لیا۔

حافظ ابو الفضل [illegible] عسقلانی فرماتے ہیں [illegible] من عجائب الاتفاق ان الذین ادرکهم الاسلام من اعمام النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعة [illegible] لم یسلم منهم اثنان وکان اسم الذی [illegible] من [illegible] فی اسماء المسلمین [illegible] ابو طالب [illegible] عبد مناف [illegible] عبد العزی [illegible] حمزة والعباس [illegible]

(فتح الباری [illegible])

[illegible] جناب سید المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ چچا صاحبان تھے دو کافر اور دو مسلمان اور جب اسلام کا دور آیا تو ان کے [illegible] کے نام بھی اسلامی تھے [illegible] ایک ان میں سے ابو طالب ہے جس کا نام عبد مناف تھا اور دوسرا ابو لہب جس کا نام عبد العزیٰ تھا اور جو دور اسلام کے آئے تھے ان میں سے ایک کا نام جناب امیر حمزہ اور دوسرے کا نام جناب عباس تھے۔

کتاب الاصابہ میں مرقوم ہے [illegible] عشرة [illegible] آپ کے چار چچا تھے دو کافر اور دو مسلمان۔

روافض کا ایک مغالطہ

راس الموحدین حضرت ابن تیمیہ نے اپنی تصنیف کتاب الرد علی الرافضی میں لکھا ہے ان بعض الرافضة یحتجون بقوله تعالیٰ ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراهیم وآل عمران علی العالمین [illegible] کان اسم ابی طالب عمران [illegible] بقوله [illegible]

بعض روافض نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ قرآن کریم میں جو آیت ہے کہ اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو اپنے لئے چن لیا اس آیت میں آل عمران سے مراد آل ابو طالب [illegible] ابو طالب کا نام عمران تھا [illegible] مشہور ہو گیا تھا [illegible] سراسر کذب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ابو طالب کو عبد المطلب نے اپنی موت کے وقت وصیت کی تھی کہ محمد کی کفالت کرنے پر جناب وصیت المطلب اپنی زندگی کی آخری عمر تک کفالت اور مدد کرتا رہا اور آپ کی حمایت میں آپ کے ہر مخالف سے مدافعت و مقابلہ کرتا رہا مگر خود اپنی قوم کے دین پر رہا اور اسی پر موت واقع ہوئی امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں قوله عند ابی طالب عبد مناف۔ ابو طالب کا نام عبد مناف تھا۔ حافظ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں واسم ابی طالب عند الجمیع عبد مناف [illegible] وشذ من قال عمران بل هو قول باطل یعنی ابو طالب کا نام سب کے نزدیک عبد مناف ہے اور کسی نے اس کا نام عمران بتایا ہے اس کا قول باطل اور جھوٹ ہے۔ امام ابن کثیر [illegible] میں [illegible] کے متعلق [illegible] فرماتے ہیں یہ آیت انک لا تهدی من احببت کے تحت نزلت فی النبی حین الح علی عمه ابی طالب [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کان یحوطه وینصره ویقوم فی صفه ویحبه حبا شدیدا [illegible] فلما حضرته الوفاة [illegible] دعاه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الایمان والدخول فی الاسلام [illegible] فیه القدر [illegible] علی ما کان علیه من الکفر ولله الحکمة التامة

یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے چچا ابو طالب کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ ابو طالب آپ کی مدد کرتے۔ آپ کے حق میں آپ کے دشمنوں سے لڑنے کو تیار ہو جاتے اور آپ سے دلی محبت رکھتے تھے جب ان کی وفات کا وقت آیا اور اجل آ پہنچی تو آپ نے ان کو ایمان اور اسلام کی دعوت دی۔ کوشش کی کہ وہ بھی اسلام قبول کر لیں لیکن خدا کی تقدیر نے سبقت کی اور آپ کے ہاتھ سے ان کو چھین لیا۔ ابو طالب اپنے دین پر رہا اللہ کی حکمت [illegible] ہے۔ [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھانے اور اسلام پیش کرنے کے

بقیہ صفحہ [illegible]

اکرام اللہ ساجد

دینی مدارس کے منتظمین کی خدمت میں

تعلیم و تربیت دونوں ہی لازم و ملزوم ہیں لیکن افسوس کہ ہمارے دینی مدارس میں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے اور اس طرح گویا تعلیم کو تعلیم و تربیت ۔۔ دونوں کے ہم معنی یا اس کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔

بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ کے مصداق ہمارے یہاں دینی تعلیم حاصل کرنے کا رجحان بہت کم ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کے اس مادی دور میں تعلیم کو حصول معاش کا ذریعہ سمجھ لیا گیا ہے جب کہ دینی تعلیم میں اسی عدم دلچسپی کی بنا پر ہمارے یہاں دینی مدارس میں طلباء سے نہ صرف یہ کہ کوئی فیس وغیرہ وصول نہیں کی جاتی بلکہ ان کی تدریسی کتب، خوراک، رہائش، علاج معالجہ اور دیگر چھوٹی موٹی ضروریات کی کفالت کے علاوہ مدارس کی طرف سے انہیں جیب خرچ وظیفہ یا نقد الاؤنس بھی تقسیم کئے جاتے ہیں تاکہ تالیف قلب کے سبب سے زیادہ سے زیادہ لوگ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ان مدارس کی طرف متوجہ ہو سکیں۔

ہر چند کہ یہ ایک ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے اور آج وہ حالات میں اس کے بغیر چارہ کار بھی نا دقیقہ کوئی اصلاح تربیت اور تعلیم کی ضرورت و اہمیت محسوس کرنے اور جتنا لوگ دیا دہ اس کی طرف راغب ہوں حتیٰ کہ اس کے حصول کے مصارف برداشت کرنے کے لئے بھی بخوشی آمادہ ہوں تاہم موجودہ صورت حال کا افسوسناک نتیجہ سامنے آیا ہے کہ ان تعلیمی اداروں میں کچھ عرصہ تعلیم پانے کے بعد طلباء ان سہولتوں کو جو انہیں مہیا کی جاتی ہیں اور وہ ہر مصارف سے بالکل آزاد ہو کر اطمینان و سکون کے ساتھ اپنی تمام تر توجہ حصول علم پر مرکوز کریں بجائے امانت و خدمت کے اسے اپنا حق تصور کرنے لگتے ہیں اور بالآخر بیشتر صورتوں کی کوتاہیاں انتظامیہ کے سلسلہ میں شکوہ کناں نظر آتے ہیں۔ یہ مدارس میں داخلہ کے متمنی رہتے ہیں جہاں خوراک و رہائش کا معیار اعلیٰ درجہ کا ہو قطع نظر اس سے کہ وہاں تعلیمی معیار کیسا ہے۔ نتیجتاً ان طلباء کے پیش نظر حقوق تو ہوتے لیکن کسی ذمہ داری کا تصور بھی ان کے لئے محال ہو جاتا ہے۔

آپ سوچئے! ان مدارس کے فارغ التحصیل طلباء سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ تعلیم کے بعد عملی زندگی میں وہ کسی معاشرتی ذمہ داری کے اہل ثابت ہو سکتے ہیں یا اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کسی بھی موقع پر وہ اپنی گذشتہ تعلیمی زندگی کے تجربات کو بطور حوالہ یا بطور مثال پیش کر سکیں گے۔

تبلیغ دین بجائے خود ایک بہت بڑا کام ہے اس راہ میں کانٹے تو پائے جاتے ہیں، پھولوں کا تصور بھی محال ہے۔ استقلال، پامردی، جفاکشی، عزم و حوصلہ، انتھک محنت، بے آمیز خلوص، بھرپور دلچسپی، بے لوث خدمت اور ایثار و قناعت، اس راہ کی وہ منزلیں ہیں جن سے آشنا ہوئے بغیر کوئی شخص تبلیغ دین کا فریضہ سر انجام نہیں دے سکتے۔ لیکن اگر حال کا طالب علم اور مستقبل کا مبلغ دین ان کے مفہوم سے ہی ناآشنا ہونے پائے تو وہ دین کا پرچم بلند کر کے بھولے بھٹکے قافلوں کی رہنمائی سے کیونکر عہدہ برآ ہو سکتا ہے؟

آپ تسلیم کریں یا نہ کریں، مگر حقیقت یہ ہے کہ آج مسلمانوں کی پستی کی ایک وجہ تبلیغ دین کے سلسلہ میں انہیں صلاحیتوں کا فقدان ہے ورنہ یہ علماء دین ہی تھے جنہوں نے بیشتر بحر و بر کی فتح کے فرائض سر انجام دیئے ہیں اور آج اگر علماء کی صفوں میں احمد بن حنبل کوئی امام بخاری کوئی امام مسلم کوئی ابوحنیفہ کوئی امام مالک کوئی ابن تیمیہ ایسا رجل عظیم نظر نہیں آتا تو اس کے ذمہ دار کتاب و سنت کے وہ علوم نہیں جن کی چمک دمک نے یورپ کی آنکھوں کو بھی خیرہ کر دیا تھا بلکہ اس کا ذمہ دار وہ طریق تعلیم ہے جس نے تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاق و کردار کی اصلاح اور حسن تربیت کو ضروری خیال نہ کیا، وہ والدین ہیں جنہوں نے شروع ہی سے اولاد کے ذہنوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے اور دین کی محبت ان کے دلوں میں ڈالنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، وہ منتظمین ہیں جنہوں نے ان اداروں کو اپنی سرپرستی سے خارج قرار دیا حالانکہ وہ طالبان علم جنہوں نے حقوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے مستقبل کے علمائے دین کی ذمہ داریوں کا شعور حاصل کرنے سے اجتناب برتا۔ اور وہ مدرسین ہیں جنہوں نے ان کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی زحمت ہی گوارا نہ فرمائی۔ الا ماشاء اللہ۔

اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو ہم ایک ایسے شخص کے بارے میں آپ کی رائے دریافت کرنا چاہتے ہیں جس میں مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:

گرمی کی شدت سے آپ کمرے میں دروازہ کھول کر بیٹھے ہیں، یہ شخص آپ کے پاس آتا ہے اور آپ سے کوئی سوال پوچھنے کے بعد باہر جاتا ہے لیکن دھڑام سے دروازہ بند کر جاتا ہے، یا شدید سردی کے باعث دروازہ بند ہے، لیکن صاحب دروازہ کھلا چھوڑ کر آ جاتے ہیں یا جاتے ہوئے اسے بند کرنے کی زحمت گوارا نہیں فرماتے اس طرح ہر آنے جانے کے بعد آپ کو اپنا ضروری کام چھوڑ کر دروازہ بند کرنا ہوتا ہے یا کھولنا پڑتا ہے اور اس دوران آپ کی زبان سے سخت الفاظ بھی نکل جاتے ہیں۔

آپ کسی ملنے والے سے ضروری گفتگو میں مصروف ہیں لیکن یہ صاحب اچانک بلا اجازت اندر داخل ہوتے ہیں اور آپ کے الفاظ کے درمیان میں اچک کر آپ کو پہلے میری سنا کو شروع کر دیتے ہیں پھر اگر آپ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو یہ ذہنی کوفت کا باعث بنا، یہ چلو چلا رہے تھے، ٹھیک، بجا فرمایا کہہ دیتے ہیں، آپ نے اپنی دانست میں انہیں فارغ کر دیا تھا لیکن یہ بدستور بیٹھے ہیں بلا وجہ سوالات کے جا رہے ہیں حتیٰ کہ ایک بے اعتنائی دوسری بداخلاقی کو جنم دیتی ہے اور آپ انہیں تشریف لے جایئے کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

آپ ان صاحب کو اپنے گھر میں بطور مہمان ٹھہراتے ہیں، آپ مہمان خانہ ان کے لئے خالی کر دیتے ہیں، یہ صاحب اپنی ضرورت کے لئے بجلی جلاتے ہیں، پنکھا استعمال کرتے ہیں، باہر جاتے ہیں لیکن ضرورت پوری ہو کے وہ سوئچ آف کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتے رخصت ہو جاتے ہیں اور آپ اتفاقاً مہمان خانہ میں جاتے ہیں، کیا دیکھتے ہیں پنکھا حرکت میں ہے، بجلی جل رہی ہے، بیسن میں پانی کا نل کھلا ہوا ہے، فراغت کے بعد باتھ روم کا فلش استعمال نہیں کیا گیا، بستر کا بھی فرش کرکے کی ہر چیز بے ترتیب ہے اور آپ دل پر جبر کر کے مہمان عادت کی چیزوں کو سمیٹنے سے رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔

آپ گھر سے باہر ہیں بارش اچانک آتی ہے اور صحن میں بستر پڑا ہوا یا گملے ایسی چیز پڑی ہو بھیگنے سے خراب ہو سکتی ہے، مکین ہیں تاہم آپ کو یہ اطمینان ہے کہ یہ صاحب تو موجود ہیں آپ کے ہاں رہتے ہیں منصف مزاج بھی یقیناً پڑے ہیں اور آپ کے گھر پر ہیں اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گے۔ لیکن واپسی پر آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ تمام چیزیں بارش سے بھیگ چکی ہیں۔ اور یہی صاحب ان کو ہٹانے کی کوئی زحمت گوارا نہ فرمائی آپ دبے لفظوں میں احتجاج کرتے ہیں لیکن جواب ملتا ہے میری ڈیوٹی تو نہیں، ان کو کون کہنے والا ہے؟ آپ یہی سوچ کر رہ جائیں گے۔

وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جن کا تعلق نشست و برخاست، آداب گفتگو، رہن سہن کے آداب، حسن اخلاق وغیرہ سے ہے لیکن اگر ذرا غور کیا جائے تو یہ تمام چیزیں صاحب باشعور شخص کے درمیان حد فاصل ہیں اور آپ یقین کیجئے کہ ہمارے دینی مدارس کے طلباء سے متعلق اکثر حضرات کی شکایات سننے میں آتی رہتی ہیں آخر کیوں؟

ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں کہ قال اللہ و قال الرسول کے مقدس الفاظ سے جو زندگی کے ہر پہلو کی تربیت اور رہنمائی کرتے ہیں، سب و روز مسلسل یا آٹھ سال تک آشنا ہونے والے دین کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینا تو درکنار ایک اچھا شہری بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ تو پھر یہ تربیت کا فقدان نہیں تو اور کیا ہے اور ان تمام باتوں کو سمجھنے اور ذہن نشین کرانے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے؟

لیکن اگر ان معمولی باتوں کی طرف جو در حقیقت بڑی اہم ہیں، توجہ نہیں دی گئی تو آج کے طلباء یہ کل کے مدرس بن کر اپنے شاگردوں کی اس سلسلہ میں کیا رہنمائی فرمائیں گے؟ معاشرے کی قیادت آخر انہیں علمائے دین کو سنبھالنی ہے لیکن جب کنواں ہی پانی سے خالی ہو تو دوسرے اس سے کیا سیراب ہوں گے البتہ ہر طرف سے علماء دین کو ہدف بنانے کی آوازیں سنائی دیں گی اور اس کا ذمہ دار ان علوم کو یا خود اسلام کو ٹھہرایا جائے گا۔

جس نے پوری دنیا کو اخلاق و ادب کے گر سکھائے تھے اور انسانیت کو انتہائی قراضہ لے سے اس نے اہل زمین پر نچھاور کر دیا تھا۔

ہمارا مقصد خدانخواستہ طالبانِ علوم نبوت کی اہانت نہیں، بلکہ ہماری نظر میں وہ انتہائی مبارک ہیں وہ لوگ جو لوگ اس دور میں فنون دنیوی کو چھوڑ کر کتاب و سنت کی تعلیمات کے لیے اور اس کے حصول کے لیے متوجہ ہوئے ہیں لیکن گو شکوہ ان سے بجا ہوتا ہے جو مدارس کے متعلق دینی ہوتے ہیں ان سے تعلق ظاہری اور دین میں خیر کا پہلو نظر آئے جب کہ خوشامد، چاپلوسی، حقائق کو مدحت کے حسین پردوں میں [illegible] چھپانا اور سلسلہ "مراۃ المسلم" کو نظر انداز کرتے ہوئے کسی کی اصلاح کی طرف متوجہ نہ کرنا، اس کے اخلاق و کردار میں قتل کرنے کا مترادف ہوتا ہے۔ بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اس طرف آئے ہیں ان کو کندن بن کر جانا چاہیے۔ ان نگینوں میں موتیوں کی سی آب و تاب پیدا ہونی چاہیے۔ کتاب و سنت کے طالبانِ علم ہمارا قیمتی سرمایہ ہیں، اس سرمایہ کو ضائع ہونے سے بچانا چاہیے اور اس عظیم مقصد کی خاطر تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی تربیت کی ضرورت ہے۔ جو علوم وہ دن رات پڑھتے ہیں، اس آئینہ میں ان کو جھانکنے اور اسی رنگ میں ان کو رنگنے کے لیے تھوڑی سی توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ ان پر یہ واضح کیا جانا چاہیے کہ جو لوگ اپنی زندگی کا وافر حصہ ان کی خدمت کے لیے وقف کر چکے ہیں، انہیں ان سے بہت امیدیں وابستہ ہیں، حتیٰ ان کی تعلیم میں وہ ملک و ملت کی فلاح کا راز مضمر جانتے ہیں۔ [illegible] آپ کو [illegible] مستقبل دیکھنا چاہتے ہیں، جو ایک مخلص مبلغ دین، بے خوف خادم اسلام، اور باعمل عالم کتاب و سنت کی حیثیت سے مستقبل قریب میں آپ پر جلوہ گر ہونے والے ہیں۔ انہیں تاریخ کے حوالے دکھا کر یہ بات جتلانے کی ضرورت ہے کہ ملت اسلامیہ آپ کی [illegible] ابوبکر و عمر، عثمان و علی [illegible] بلال و زبیر اور دیگر [illegible] کردار اخلاق کی [illegible] جھلک آپ میں دیکھنے کے لیے [illegible] ہے اور وہ چاہتی ہے کہ آپ نہ صرف صداقت و عدالت و شجاعت کا سبق پڑھیں بلکہ [illegible] دنیا کی امامت کا فریضہ بھی انجام دیں۔ دیکھنا اساتذہ [illegible] آرزوؤں کے ان آبگینوں کو ٹھیس پہنچ جائے اور [illegible] آپ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ [illegible] مقاصد کے لیے طلباء علوم اسلامیہ [illegible] پڑھانے کے علاوہ [illegible] ضروری ہے [illegible] نصاب [illegible] لازمی

یہ جسمانی صحت کے لیے ورزش اور معقول کھیلوں کا بندوبست بھی ضروری ہے۔ علاوہ ازیں نصاب تعلیم میں اخلاق و کردار کی اصلاح کو ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل ہونا چاہیے اور اس کے لیے ایسے ہی اپنے خصوصی اساتذہ کی خدمات حاصل کرنی ضروری ہیں جو خود اخلاق و اسوۂ کردار کا بہترین نمونہ ہوں۔ یہ اساتذہ اپنے زیرِ اثر طلباء کے کیریکٹر، عادات و خصائل کا باقاعدہ ریکارڈ تعلیم کے دوران تیار کرتے رہیں اور جب وہ تحصیل علم سے فراغت کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں تو اس میں کیریکٹر سرٹیفکیٹ کی شمولیت لازمی ہو جائے تاکہ کسی دوسری جگہ تدریسی خدمات یا دیگر ذمہ داریاں سونپنے یا نہ سونپنے کا فیصلہ اس سرٹیفکیٹ کی روشنی میں کیا جا سکے۔

اس کے علاوہ طلباء کو موجودہ سیاسی کشمکش کے اثرات سے بچا کر رکھنا بھی ضروری ہے، ہاں دورِ حاضرہ کی سیاسی، علمی اور فکری تحریکوں سے ان کو متعارف کرانا از بس ضروری ہے۔ اور اگر ان میں گمراہ کن عقائد و نظریات پائے جاتے ہوں تو علمی طور پر ان کے دفاع کے لیے ان کو تیار کرنا ناگزیر ہے تاکہ دینی مدارس میں اعدائے اسلام کی طرف سے کسی آمیزش اور ملاوٹ کے خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکیں اور یہ چشمۂ صافی کسی بھی طرح سے گدلا ہونے نہ پائے۔

الغرض ہم چاہتے ہیں کہ طالبان علوم کتاب و سنت حقیقی معنوں میں "العلماء ورثۃ الانبیاء" کا مصداق بنیں اور وہ بجا طور پر اس امانت نبوی کے حامل اور دین متین کے مخلص خادم، محافظ اخلاق و ادب اور اخلاص و مروت سے مالا مال، اور صدق و صفا، تسلیم و رضا، صبر و استقامت، ایثار و قربانی اور بے پایاں دلیری کی صفات سے متصف، تہذیب، خاکساری، شرافت، حیا، وفاداری، محنت اور لیاقت و دیانت جیسی خوبیوں کے حامل اور اسلام کے روحانی و اخلاقی معیار کے مجسم نمونہ ثابت ہوں۔

حدیث کا مفہوم

سنی بات دیکھی بھالی جیسی بات نہیں ہوتی اس کا یہ مطلب نہیں کہ خبر غلط ہے۔ بلکہ مشاہدہ یقین سے قریب تر ہے

محمد ابن اسماعیل البخاری

گذشتہ سے پیوستہ

آپ نے صاف انکار کیا اور فرمایا کہ میں سرکام شاہانِ میں جا کر خوشامدی بننا نہیں چاہتا۔ یہ علم نبی کی میراث ہے اور خاص و عام [illegible] سب کا حق یکساں ہے درسگاہ و مسجد کا باب ہر وقت بلا روک ٹوک تمام کے لیے کھلا ہوا ہے اور مزید فرمایا کہ میں ایسی درخواست منظور نہیں کر سکتا۔ اگر ناخوش ہو تو میرا درس روک دو تاکہ مجھ دربار عالی میں اللہ کے پاس عذر ہو۔ چار و ناچار والی بخارا نے شہر بخارا چھوڑ دینے کا حکم صادر فرما دیا۔

امام المحدثین کی شہرت اور مسلمانوں کا اشتیاق

امام بخاری (رحمہ اللہ) جس حصے میں تشریف لے جاتے مسلمانوں کا اس قدر ہجوم ہوتا کہ ہمارے الفاظ ان کے بیان کے لیے ناکافی ہیں۔ لوگ ان کے فضل و کمال بے نظیر فقاہت، قوت حافظہ، تبحر فی العلم کے خلاف قیاس حکایت سن سن کر دیکھنے کی تمنا کرتے جہاں جہاں پہنچتے اس قدر ہجوم ہوتا کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں ملتی۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ جب نیشاپور والوں نے آپ کے نیشاپور تشریف لانے کی خبر پائی تو اہل شہر نے دو دو منزل تین تین منزل سے آکر ان کا استقبال کیا اور شہر میں اس شان و شوکت سے لائے گئے کہ امام مسلم کہتے ہیں کہ میں نے وہ شان و شوکت نہ کسی حاکم کی دیکھی نہ کسی اہل علم کی۔ محمد بن منصور قائل ہیں کہ صرف گھوڑے سوار چار ہزار تھے، پیادہ چلنے والوں اور دوسرے سواروں اور خچر سواروں کا اندازہ نہ تھا۔

درس و افتاء اور بقیہ زندگی

محمد بن اسماعیل بخاری

یہاں کہ اہل علم امام بخاری کے پیچھے پھرتے یہاں تک ان کو روک کر مجبور کرتے اور راہ میں بٹھا کر ان سے حدیثیں لکھتے اور ہزاروں آدمیوں کا مجمع ہو جاتا۔ حالانکہ ابھی آپ سبزہ آغاز بھی نہ ہوئے تھے۔ امام فربری کہتے ہیں کہ امام بخاری سے بلاواسطہ نوے ہزار محدثین نے صحیح بخاری سماعت کی۔ آپ کی درسگاہ میں ایسے قدیم شیوخ آکر زانوئے تلمذ تہ کرتے اور امام صاحب کی شاگردی پر فخر کرتے۔ اگرچہ امام صاحب تحصیل علم کے دور میں فتویٰ دینے پر مجبور کیے گئے، اور ان کے سامنے ان کے اساتذہ بھی فتویٰ دینے سے رکتے اور انہیں کی طرف اشارہ کرتے لیکن بعد تحصیل علم جب سے بخارا میں درس دینا شروع کیا تو درس کے ساتھ افتاء کا کام بالاستقلال برابر جاری تھا۔ امام صاحب کے بارے میں یہ مسئلہ مشہور کیا گیا کہ انہوں نے فتویٰ دیا ہے کہ اگر ایک بکری کا دودھ دو بچے پی لیں تو رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اس فتویٰ کے قائل ابو حفص الکبیر ہیں دوسرے لوگ نہیں۔ اسی وجہ سے ان کو مسند فتویٰ سے معزول کر دیا گیا۔

وفات شب عید الفطر وقت عشاء ۲۵۶ھ

جس وقت امام بخاری کو شہر سے نکل جانے کا حکم صادر فرمایا گیا، آپ شہر سے نکلتے وقت بددعا دی: "اللھم ارھم ما قصدونی بہ فی انفسھم و اولادھم"۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ خالد بن احمد حاکم بخارا کا [illegible]

تحریکِ اسلامی اور اسلامی تحریکیں

جناب مولانا خالد حسین صدر المدرسین مدرسہ رحمانیہ دہلی

ہندوستان کی تمام تر اسلامی تحریکیں اور جماعتیں اپنے اپنے پلیٹ فارم پر دین یا اسلام کو نامکمل بنا کر اپنے اپنے مسلک و مذہب کی تبلیغ کر رہی ہیں اور اپنے مکتبِ فکر، مفروضے اور نصب العین کی ترویج و ترقی کے سلسلے میں شب و روز کوشاں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی جماعت تبلیغ دین یا اسلام کے نام پر کفر و شرک، الحاد و بے دینی کو دعوت دے رہی ہے، تو کوئی رہبانیت اور سیاسی زندگی کی طرف دعوت دے کر معاشرے سے صفت … کا اخراج کر رہی ہے اور عضو معطل کی طرح ناکارہ و نااہل بنا رہی ہے۔ کوئی اقلیت کے پھسلنے والے کلمہ گو بنا رہی ہے تو کوئی ان پھسلنے والوں سے آزاد ہو کر دین آسمانی کے … ہے، کوئی وقت کے حاکم سے … کر کلمہ یا اقتدار حاصل کر لینا عبادت کا ثبوت دے رہی ہے۔ کسی نے دین اسلام کو … مرکب بنا کر … کر دیا تو کسی نے محدود کر کے گوشہ میں بند کر دیا، کسی نے … بیکراں بنا کر … کر کے اس کی دھمک پہنچنا ناممکن دکھال بنا دیا۔ غرضیکہ سب کی سب اپنے مزعومات و مفروضات کے سہارے اعتقادات یا خود ساختہ نظریوں میں نصب العین … میں اور اپنے اس خیال خام پر نازاں و فرحاں ہیں۔

غرضیکہ دور حاضر میں مسلمانوں نے بیشمار تحریکیں اٹھائیں اور ان گنت جماعتیں … کہ ان تحریکوں کے غلغلے سے فضا آسمانی گونج اٹھی۔ ان کی دھاک رعب داب لوگوں کے دلوں میں گھر کر گیا لیکن … ایک کام جو کیا ہوا ان کے خدا نے ان پر فرض عین قرار دیا تھا یعنی اللہ کے دین حق کو تمام گم کردہ راہ بندوں تک پہنچانا اور … تبلیغ دین کو جس کو اللہ نے امت محمدیہ کے ہر فرد پر قرار دیا تھا۔

(۱) کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (سورہ آل عمران) تم تمام امتوں میں بہترین امت ہو جو لوگوں (ارشاد و اصلاح) کے لئے ظہور میں آئی ہے۔ تم نیکیوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے اللہ پر ایمان لانے والے ہو۔

(۲) یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ (المائدہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے اسے خدا کے بندوں تک پہنچا دو (اور دشمنوں کی مخالفت کی کچھ پرواہ نہ کرو) اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (سمجھو) خدا کا پیغام نہیں پہنچایا (یعنی فرض رسالت ادا کرنے میں کوتاہی کی)۔

آیت کا خطاب بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے مگر آپ کی تبعیت میں آپ کی امت بھی اس میں شامل ہے یعنی مخاطب خصوصی رسول اللہ ہیں اور عمومی آپ کی امت کے افراد۔

(۳) وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

لیکن شامت کی ماری یہ امت مسلمہ اور اس کی تحریکیں تبلیغ دین کا فریضہ کیا انجام دیتیں، غیر مسلموں میں دعوت حق کا کام کرتیں، خود اپنے ہی مسلمانوں کو غیر مسلم بنانے میں برسر پیکار رہیں۔ حالانکہ فکری یا اختلاف کی بنا پر کسی نظریے یا مفروضے کا انکار اور اس سے اختلاف حق بجانب ہے (اور اختلاف تو اس بات کے شواہد ہوتا ہے کہ دو جماعتیں اپنے مفروضے اور نصب العین پر نظر ثانی کریں اور کوتاہیوں اور خامیوں کو ختم کریں)۔

حقیقت یہ ہے کہ انہیں خود ساختہ مسالک و مذاہب اور مفروضوں … کردہ نصب العین نے امت مسلمہ کا اصل نصب العین اوجھل پھیر دیا اور بھلا دیا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ (۲۲) یعنی اگر انہیں صاحب اقتدار باعزت بنا دیں گے تو نماز کو قائم کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، نیکیوں کا حکم دیں گے، برائیوں سے آگاہ کریں گے۔

"نہی عن المنکر اور امر بالمعروف" کا اصل اور اہم دینی فرائض اور تبلیغی خدمات کیا انجام دیتے۔ اپنے مفروضات اور نظریات کی ترویج و ترقی کے سلسلہ میں اجتماعات کرنے لگے اور تن من دھن و مال و زر، … کو بحث و مباحثہ، جنگ و جدال، تکفیر و تنقیص و تحقیر و تذلیل جیسے کاموں میں برباد کرنے لگے اور اصل دینی فریضہ اپنی جگہ دھرا رہ گیا۔

آج بھی اپنے ہاں ہندوستان میں اور ہر ملک کے مقابلہ میں اتنی آزادی ہے کہ ہم نمازوں کو قائم رکھ سکتے ہیں، زکوٰۃ ادا کر سکتے ہیں، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اصل اور اہم دینی فریضہ کو انجام دے سکتے ہیں …

اور کتنے لوگ دیکھے ہیں جو اللہ کے غضب، پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ خصوصاً نچلے طبقے کے افراد۔ کیونکہ خود انہیں کے مذہب میں بڑے لوگوں کے پاس ان کا ٹھکانہ نہیں۔ یہ نچلے طبقے کے غیر مسلم … کی تلاش و جستجو میں سرگرداں ہیں لیکن انہیں کوئی صحیح راستہ کی راہ دکھانے والا نہیں۔

آجکل کی تحریکوں کا مقصد اتنا … ہو گیا ہے کہ اس سے اصل نصب العین تک پہنچنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اس لئے کہ … ان کی تبلیغ ایک دوسرے کی ضد میں ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ … ایک دوسرے کے اجتماع میں شریک ہوتے ہیں۔ اصل مقصد … خود ان سے برگشتہ اور متنفر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ابھی ۱۹۵۳ء ہی کی بات ہے … بستی میں تبلیغی جماعت کا ایک ڈیلیگیشن تبلیغ کا اصل اور اہم فریضہ ادا کرنے کے لئے … ہوا۔ اجتماع میں مسلمین اور غیر مسلمین … ہوئے۔ آخر میں ایک غیر مسلم نے ڈیلیگیشن کے قائد سے کہا کہ ہم کس کی دعوت پر لبیک کہیں، جبکہ ہر جماعت اپنے مفروضوں اور نصب العین کو درست اور دوسروں کو غلط بتاتی ہے اور ایک دوسرے پر تکفیر و تنقیص کی بارش ہوتی ہے۔ اگر آپ کے مسلک کو مانیں تو بریلوی اور ان کے متبعین کافر کہیں، جب دونوں ہی صورتوں میں کافر رہنا ہے تو … کافر ہی بھلے۔

چنانچہ اصل تبلیغ دین کے نام پر اپنے مفروضے و عقائد اور سیاسی مفاد کی تبلیغ کی وجہ سے اصل تبلیغ دین بھی مشکل ہو گیا نظر آتا ہے اور مفت میں بدنام اور تعصب کا شکار ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنجہانی جواہر لال نہرو اپنی مشہور کتاب "ڈسکوری آف انڈیا" میں لکھتے ہیں۔

پہلے زمانہ میں لوگوں نے خواہ انفرادی طور پر اسلام قبول کیا ہو یا اجتماعی طور پر، ہندو قوم نے اس کی مخالفت کبھی نہیں کی۔ انہیں اس بات کی کچھ پرواہ نہیں تھی کہ کچھ لوگ کسی دوسرے مذہب کو اختیار کر رہے ہیں۔ لیکن آج کل معاملہ بالکل ہی اس کے برعکس ہے۔ اب اگر کوئی اسلام یا عیسائیت کو قبول کرتا ہے تو لوگوں کے جذبات مشتعل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر طرف غم و غصہ کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ … غم و غصہ اور شور و شر یا تعصب … اسباب کے تحت ہے۔ اگر کوئی دوسری جماعت کا مذہب اختیار کر لیتا ہے تو … ہو جاتا ہے کہ اس سے جماعت کی تعداد … یا سیاسی اقتدار … بڑھ … (ڈسکوری آف انڈیا صفحہ ۲۹۹)

لہٰذا … ان باتوں کا ذہن میں بٹھا دینا … تبلیغ کی … ہے جس کو تسلیم کئے بغیر مفر نہیں۔

چنانچہ وہ زمانہ بعید نہیں کہ برسر اقتدار حکومت تعصب اور سیاسی اختیارات کا … بنا کر (جس کا …) اس کی آڑ میں یہ قانون جاری کر دے کہ مذہب بدلنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں، اور … دستور … پاس کر دے کہ مذہب … کا … کو مذہب ہی کا سمجھا جائے گا۔ … تو مذہب … کی پابندی … ہو جائے گی اور … آبادی کے اعتبار سے مطالبات اور … کئے جائیں گے۔ اور … اس طرح اصل تبلیغ دین … کہ اس کی آڑ میں … کی تبلیغ کر کے اصل تبلیغ دین … مفروضات … ٹھہرا گیا تو اب … مشکل ہے۔

[illegible]

لوگ بھی ہوں

بشکریہ ... [illegible]

[illegible]

اسلام نے ان خرابیوں کا علاج جو صدیوں سے پیدا ہو گئی تھیں یعنی ذات پات کی تفریق

بجز ست چھات اور راستبداد جبر کی فطرت پسندی کو یکسر ختم کر دیا اسلام کے اخوت کے نظریے اور مسلمانوں کی مساوات ... [illegible] ... لوگ جو نیچے طبقہ کے تھے اور ہندو سماج میں برابری کے حق سے محروم تھے اس سے بہت متاثر ہوئے ... [illegible] ... چنانچہ بہت سے ... [illegible] ... ہندو سے مسلمان ہو جاتی تھیں ... [illegible]

الحق ما شہدت به ... [illegible]

... [illegible] ... ہم دین اسلام کی تبلیغ ... [illegible] ... اپنے عقائد ... [illegible] ... اسلام کی تبلیغ ... [illegible]

حکومت اور لادینی مسالک ... [illegible]

حکومت اور لادینی مسالک اور مذاہب سے ٹکراؤ، محاذ آرائی اور تصادم کی ضرورت نہیں۔ آج کل ایک اور صلح حدیبیہ کی ضرورت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے چودہ سو جاں نثاروں نے حدیبیہ کے مقام پر مشرکین سے صلح کر لیا جس نے اس کو ذلت اور رسوائی سے تشبیہ دی۔ لیکن بظاہر یہ ذلت ... [illegible]

صلح حدیبیہ سے غیر مسلم، خصوصاً نیچے طبقے کے لوگوں کو اسلام سے ... [illegible] ... مسلمانوں کی فوج چودہ سو کی بجائے دس ہزار ہو گئی ... [illegible]

... [illegible]

پیدا ہو گئی تھیں یعنی ذات پات کی تفریق

یکطرفہ ہو گیا اور کافر کسی کا خون خرابہ، جنگ و جدال کے ختم ہو گیا۔

... [illegible] ...

اگر توبہ فرعون کی ... [illegible]

قوم کے حق میں ... [illegible]

بقیہ حدیث شغار

جملہ لا کا مفعول اول محذوف ہے ... [illegible] ... اصل عبادت یوں ہے کہ ... [illegible] ... نکاح ... [illegible] ... یعنی ... [illegible] ... اس نکاح ... [illegible] ... کو مہر قرار دے لیا تھا

عون المعبود ج ۲ ص ۱۸۲

لہذا اس حدیث ابو داؤد کو اپنے استعمال کا مرکز و محور بنا کر یہ تصور کرنا کہ بدلے شادی بھی ناجائز ہے محض غلط ہے ... [illegible] ... اور حدیث لا شغار کے راوی نافع کی جو تفسیر ہے اس کے متعلق علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ شغار کی یہ تفسیر صحیح ہے اور اہل لغت کی تصریح کے مطابق ہے پس اگر یہ مرفوع ہے تو یہی مطلوب ہے اور اگر صحابی کا قول ہے تو بھی مقبول ہے ... [illegible] ...

شیخ الحدیث علامہ عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری نے تحفہ میں شغار کے متعلق ایک حدیث مرفوع کو ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے وفی الباب ایضا عن ابی بن کعب مرفوعا لا شغار فی الاسلام قالوا یا رسول اللہ ما الشغار قال انکاح المرأة بالمرأة لا صداق بینهما، قال الحافظ اسناده ضعیف، چند سطور کے بعد حافظ ابن حجر کا قول ذکر کرتے ہیں و اسناده وان کان ضعیفا لکن یستأنس به فی هذا المقام - ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۱۸۸

معلوم ہوا کہ بدلے شادی بتعیین مہر جائز اور درست ہے اور اس کو شغار ہی کی ایک قسم قرار دینا محض بیجا اور دور از حقیقت ہے۔

- فاعتبروا یا اولی الابصار

انمول موتی

تاریخ نے انسان سے یہ سبق لیا

کہ انسان تاریخ سے کبھی کوئی

سبق نہیں لیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالافتاء

شرکت علمی محمدی
جامع اعظم
۶ بنی اسرائیل ان دھلی ۶

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان و شرع متین اس بارے میں کہ ایک حنفی مولانا کہتے ہیں کہ تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارنا ہے اور اس کی آٹھ احادیث ہیں اور ایک مرتبہ ہاتھ مارنے کی کوئی حدیث نہیں ہے کیا ان مولوی صاحب کی بات صحیح ہے، اور دو مرتبہ ہاتھ مارنے کی حقیقت میں آٹھ حدیثیں ہیں جو مرفوع ہیں صحیح مسئلہ کی وضاحت کیجئے۔ سائل:
محمد ایوب۔ بنارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب

صورت مسئولہ میں مولوی مذکور نے کذب سے کام لیا ہے اور مسئلہ کی حیثیت میں اگر صحیح احادیث کا انکار کیا ہے۔ واضح ہو کہ جن آٹھ احادیث کا مولوی موصوف نے حوالہ دیا ہے ان میں ایک موقوف ہے سات مرفوع اور ضعیف ہیں۔

حدیث ۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کا دو مرتبہ ہے ایک مرتبہ منہ کے لئے اور ایک کہنیوں تک دارقطنی، طبرانی، حاکم۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے جیسا کہ علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ امام ابن الجوزی نے کہا کہ علی بن ظبیان اس کو ضعیف ہے اور اسی طرح امام نسائی اور ابو حاتم نے اور ابو زرعہ نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے جس میں علی بن ظبیان روایت ہے اور تقریب التہذیب میں حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ علی بن ظبیان کو بغداد کے قاضی تھے ضعیف ہے اور علامہ شوکانی نے فرمایا کہ اس کی سند میں سلیمان بن ارقم ہے ضعیف ہے (نیل الاوطار ص ۲۳۵)

حدیث ۲ حضرت جابر سے ہے دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا جس میں دو مرتبہ کا ذکر ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق علامہ شوکانی نیل الاوطار میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے راویوں میں کوئی حرج نہیں لیکن بات یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف صحیح ہے اور مرفوع روایت کرنے والے کو ثقہ ہونے کی حیثیت نہیں دی گئی ہے کہ تو حضرات کے خلاف ہے اس لئے قابل اعتبار نہیں ہے۔

حدیث ۳ حاکم نے عبداللہ بن مسلم سے نقل کی ہے اور ان سے ابیہ سے ایک مستقل باب ہے۔ اس کے متعلق شوکانی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے

اس لئے کہ اس کے راویوں میں سلیمان بن ابی داؤد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

حدیث ۴ اسلع بن شریک سے ہے جس کو طبرانی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ امام شوکانی نیل الاوطار میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے راویوں میں ربیع بن بدر ہے اور وہ ضعیف ہے اور عینی شرح ہدایہ جلد اول ص ۲۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابن حزم محلیٰ میں کہا ہے یہ حدیث ضعیف ہے۔

حدیث ۵ بزار نے اپنی مسند میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے یہ حدیث بھی ضعیف ہے حضرت شوکانی نے نیل الاوطار ص ۲۳۵ میں لکھا ہے اس حدیث کے راوی میں حریش بن حریث ہے اور وہ ضعیف ہے اور کہا ابو حاتم نے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

حدیث ۶ طبرانی نے ابو امامہ سے دو مرتبہ کی روایت کی ہے اور اس کو بھی ابن حجر تضعیف فرماتے ہیں

حدیث ۷ ابو داؤد میں ابن عمر سے روایت ہے سو یہ حدیث بھی ضعیف کہ اسلئے زرقانی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ حدیث ابو داؤد کی قوی نہیں ہے اور امام شوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا اس حدیث کا دارومدار محمد بن ثابت پر ہے اور تحقیق وہ ضعیف ہے اور محمد بن ثابت کو امام بخاری ابن معین و ابو حاتم اور امام احمد نے ضعیف کہا ہے۔

حدیث ۸ طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں روایت کی ہے کہ جناب محمد رسول اللہ نے حضرت عمار بن یاسر سے فرمایا کہ تم کو کافی ہے کہ ایک ضرب منہ کیلئے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لئے۔ امام شوکانی نے کہا اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد ابی یحییٰ ہے اور وہ ضعیف ہے اور نیز کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار میں اور ابن عبدالبر نے کہا کہ اکثر آثار مرفوعہ جو عمار بن یاسر سے آئے ہیں ان سب سے تیمم میں ایک ہی ضرب ثابت ہے اور دو ضرب کی روایات سب مضطرب ہیں

اب ایک ضرب والی روایت کے متعلق یہ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ کوئی حدیث نہیں ہے تو ہم ایسی روایت پیش کرتے ہیں جس کی اصول حنفیہ کے بموجب مولوی صاحب کو رد کرنا ممکن نہ ہوگا کہ وہ بخاری و مسلم کی روایت ہے بخاری میں ہے اور یہی امید کرتے ہیں کہ مولوی

صاحب اپنے کذب مذموم سے تائب ہوجائیں گے کہ ایک ضرب کی کوئی حدیث نہیں ہے۔ صاحب موصوف کا عدم علم یا تجاہل عارفانہ

ملاحظہ ہو

حضرت عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں جنبی ہوگیا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے خاک پر لوٹا اور نماز پڑھی اور یہ حال محمد رسول اللہ کے سامنے بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ (بخاری) کفایت کرتا تجھ کو اس طرح سے پس مارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اور پھونک ماری ان میں پھر اپنے منہ پر مسح کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر۔ (بخاری) اور دوسری حدیث حضرت ابو الجہیم سے مروی ہے کہ آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ (بخاری ومسلم) پس ملاقات ہوئی نبی علیہ السلام سے ایک آدمی کی وہیں ابو الجہیم پھر سلام آپ کو کیا اور آپ نے جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ دیوار کے پاس آئے پس مسح کیا اپنے منہ کا اور اپنے ہاتھوں کا پھر آپ نے اسکو سلام کا جواب دیا۔ (بخاری، مسلم) حاصل کلام یہ کہ یہ حدیث دال ہیں اس بات پر کہ تیمم میں منہ اور دونوں ہاتھوں کے لئے ایک ضرب ہے یہی مذہب عطاء، مکحول، اوزاعی، امام احمد، اسحاق اور صادق اور اہل حدیث کا اور کہا ابن حجر نے فتح الباری میں کہ اس باب میں ابن منذر نے کہ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی مذہب ابن منذر نے اختیار کیا اور قرآن کریم کے انداز بیان سے بھی ایک ہی ضرب ثابت ہے۔ پھر یہ ہے اور ضعیف احادیث صحیح کے مقابلہ میں قابل حجت نہیں ہوسکتیں اور یہی مسلک ہے امام ابو حنیفہ کا کہ جو صحیح حدیث وہی میرا مذہب ہے اور یہی حاصل کر راجح کا ہے اعادیث مذکورہ دو ضرب تیمم میں ایک ضرب ہی بہتر اور افضل ہے۔

حافظ علیم صاحب

بہام

جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ گذارش کہ یہاں آجکل اس مسئلہ میں دو طبقوں میں نزاع ہے ایک کہتا ہے کہ موجودہ جرابوں پر مسح جائز ہے اور دوسرا کہتا ہے ناجائز قرآن و حدیث سے مسئلہ کی تفصیل لکھئے

عبدالکریم۔ پرتاپ گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون اللہ الوھاب

صورت مذکورہ میں طبقہ اول کی بات صحیح ہے اور بغیر کسی شک و شبہ جرابوں پر مسح کرنا درست کیا بلکہ سنت ہے۔ جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا اپنی جرابوں پر اور جوتیوں پر۔ اس حدیث کو روایت کیا احمد نے اور ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت بلال سے روایت ہے كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجَوْرَبَيْنِ (طبرانی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا چمڑے کے موزوں اور جرابوں پر۔

اور اس حدیث کی صحت کے متعلق روایت ہے أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ بِسَنَدٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔ یعنی اس حدیث کو امام طبرانی نے دو سندوں سے روایت کی ہے جن میں سے ایک کے راوی تمام ثقہ ہیں اور اسی طرح روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ (ابن ماجہ) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔ ان روایات میں جو جرابوں کا ذکر ہے اس کی تعمیم ایسا قرینہ ہے کہ عرب کی جوتیوں میں صرف تسمہ ہوتا تھا اور وہ جرابوں پر مسح کرنے میں مانع نہ تھا جناب رسول علیہ السلام نے جرابوں والے پاؤں کو دھیل نما پاپوش پہنے ہوئے ہی مسح فرما دیا حدیث بیان کی لفظ نے روایت نے مسح میں جوتیوں کا ذکر بھی کر دیا۔

لیکن جو لوگ سوتی یا اونی جرابوں کے مسح پر معترض ہیں وہ سوچیں کہ بغور ملاحظہ ہو حضرت ثوبان روایت کرتے ہیں کہ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمْ الْبَرْدُ

وَ ذَاكَ مُوعِدُ ... نَبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... مَا بِعُهْنٍ مِنَ الْبَرْدِ ... اَنْ يَمْسَحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِيْنِ (رواہ احمد و ابو داؤد)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی سی فوج بھیجی ۔ پاس ان کو سردی لگ گئی ۔ جب وہ رسول اللہ کے پاس آئے تو انھوں نے جناب سے سردی کی شکایت کی تو آپ نے انھیں عماموں اور تساخین پر مسح کرنے کا حکم دیا (احمد و ابو داؤد)

تساخین خف ہے تبربند کی اور تبربند کہتے ہیں سر و کی پھیلانے کو اور تساخین ہر ایک ایسی چیز ہے جو پاؤں کو گرمی پہنچا کر ... ہو ... جائے ۔ خواہ وہ چمڑے کے موزے ہوں خواہ سوتی یا اونی جرابیں ہوں سب پر تساخین کا اطلاق ہوتا ہے ... ہو اگر پاؤں کسی چیز سے بھی ملفوف ہوں اسی پر مسح کیا جائے گا ۔ ... جوراب ... کے معنی ... الجورب ... (قاموس)

جو چیز لفافہ کی طرح پاؤں پر پہنا ہیں وہ جوراب ہے چنانچہ علامہ ... جوراب کی وضاحت ان الفاظ میں فرماتے ہیں ... يُتَّخَذُ مِنْ غَزْلِ الصُّوْفِ الْمَفْتُوْلِ يُلْبَسُ فِي الْقَدَمِ اِلٰى مَا فَوْقَ الْكَعْبِ

جوراب ... ہے ... اون ... سے ... پاؤں ... جاتی ہے ... اور ... شرح ... الجورب ... يُتَّخَذُ مِنْ صُوْفٍ ... جو ... گرم رکھنے کے لئے اون کی بنائی جاتی ہے اور اسی طرح عمدۃ الرعایہ میں ہے ... يَكُوْنُ مِنَ الْجُوْرَبِ ... جرابیں روئی کی سوت کی بھی ہوتی ہیں اور ... اِنَّ الْجَوْرَبَ يُتَّخَذُ مِنَ الْاَدِيْمِ ... مِنَ الصُّوْفِ ... مِنَ الْقُطْنِ ... اللہ جوربت جوراب چمڑے کی صوف کی اور سوت کی بھی ہوتی ہیں اور انہیں جوراب پر حضرت ... نے مسح فرمایا تہذیب سنن للامام ... میں روایت ہے ... مَسَحَ عَلٰى ... النَّعْلِ ... ظَاهِرُ الْقَدَمِ مَعَ الْجَوْرَبِ ۔ حضرت ... نے اپنی جرابوں پر مع چپل کے مسح کیا اور حضرت کعب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کو دیکھا کہ انھوں نے پیشاب پھر وضو کرتے ہوئے آپ نے اپنی جرابوں پر جو ... انھیں مسح کیا (محلی ابن حزم)

وَ رَاَيْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ بَالَ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ وَ نَعْلَيْهِ ۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر اپنی جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا کرتے تھے (محلی ابن حزم)

اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ وَ نَعْلَيْهِ ۔ اسی طرح حضرت انس بن مالک وضو کرتے ہوئے اپنی ٹوپی اور سیاہ رنگ کی جرابوں پر مسح کیا اور نماز پڑھ لی

مَسَحَ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ وَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ ... اَسْوَدَ ... وَ صَلّٰى ...

اور امام ابو داؤد نے فرمایا کہ جناب علی و عبداللہ ابن مسعود و براء بن عازب و انس بن مالک و ابو امامہ اور سہل بن سعد اور عمرو بن حریث نے جرابوں پر مسح کیا اور یہ ... حضرت عمر و عبداللہ بن عباس ... سے ... عمر ... قائم ... ابو مسعود ... اور ... الغرض ... جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے پس صورت مذکورہ ... جرابیں اونی ہوں یا سوتی یا کسی قسم کی بھی ... ہوں ... درست اور سنت ہے اور مسح کرنا چاہئے

... م

آبلہ پائی

جناب خالد حسین صدیقی بستوی

جنھیں اپنے چمن میں یاد کاشانے نہیں آتے
جناب خضر ان کو راہ بتلانے نہیں آتے

خدا کی رحمتیں تم پر نچھاور ہوں تو کیوں کر ہوں
شمع تو بجھ چکی ہوا اس پہ پروانے نہیں آتے

ابھی شیخ حرم ! ایمان میں کچھ کھوٹ ہے ورنہ
حرم میں بیٹھ کر یوں یاد بت خانے نہیں آتے

مئے الفت فقط ساقی کی نظریں ہی پلاتی ہیں
یہاں کچھ کام مینا نے و پیمانے نہیں آتے

یہ موجیں بر لب ساحل سروں کو کیوں پٹکتی ہیں
وہ کیا جانیں تو ان موجوں سے ٹکرانے نہیں آتے

تڑپ منزل کی ہو تو آبلہ پائی میں بھی خالد
زبانوں پر کبھی کلفت کے افسانے نہیں آتے

بقیہ ابو طالب

بھی ثابت ہوا ۔ چنانچہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن نسائی میں باب قائم کیا ہے الغسل من مواراۃ المشرك ۔ مشرک شخص کو دفن کرنے سے غسل کرنا اسی باب کے تحت جناب علی کی روایت نقل کی ہے جس میں خود جناب علی کا بیان ہے کہ اِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا ۔ میرے باپ ابو طالب مشرک مرے ۔ آپ نے فرمایا جاؤ دفن کردو جب میں دفن کرکے واپس آیا تو آپ نے مجھ کو غسل کا حکم فرمایا اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے جناب علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے والد کی موت کی خبر ان الفاظ کے ساتھ دی اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فَمَا تَرٰى فِيْهِ قَالَ اَرٰى اَنْ تُغَسِّلَهُ وَ تُجَنِّبَهُ یعنی آپ کا بوڑھا چچا کافر گیا اب آپ کی کیا رائے ہے ؟ فرمایا اس کو نہلا کر دفن کر آؤ ۔ مذکورہ کتب اسلامی دنیا میں نہایت معتبر اور اثبات الکتب ہیں اور یہ بھی مشہور ... ہے کہ اسلام میں تمام دنیا کی کتابیں اگر ملکہ کتابوں کے موافق ہوں تو مقبول ہیں ورنہ مردود ہیں

جن لوگوں نے ابو طالب کے مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ اس طرح کی عبارتوں سے ہے سہ

وَدَعَوْتَنِيْ وَ عَلِمْتُ اَنَّكَ صَادِقٌ
فَلَقَدْ صَدَقْتَ وَكُنْتَ ثَمَّ اَمِيْنًا

اے میرے بیٹے تو نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور میں خوب جانتا ہوں کہ تم سچے ہو اور حق کو تم نے سچ کہا اور تم تو پہلے ہی سے امین ہو اور اسی طریقہ سے ابو طالب کا ایک شعر یہ بھی مشہور ہے سہ

وَاللّٰهِ لَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ
حَتّٰى اُوَسَّدَ فِي التُّرَابِ دَفِيْنًا

خدا کی قسم کسی کی مجال نہیں جو تجھ کو ہاتھ لگا سکے جب تک میرے دم میں دم ہے جب تک میں زندہ ہوں مٹی میں دفن نہیں ہوں ۔ اس طرح کی روایات و اشعار سے روافض نے ابو طالب کے مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ دعویٰ بلا دلیل و تمسک و استدلال بالکل غلط بلکہ درحقیقت روایات صحیح کے خلاف ہے ۔

بہر کیف کفر ابو طالب پر جب قرآن و حدیث شاہد اجماع صحابہ اتفاق محدثین و مفسرین اور خود جناب علی کی خود اپنی شہادت کہ میرے باپ کی موت کفر و شرک پر ہوئی جب ایسے دلائل سے ابو طالب کا کفر پر مرنا ثابت ہے تو ملا باقر پر یہ حرب کیا مجاز ہے کہ ابو طالب کو مسلمان کہنے لگا یا یہ بیان پر آمادگی ورنہ ... مسلمین کو فرما ہے کہ مسلمان پر کفر کی گولی یا کہ فرزند اسلام کا ذبیحہ حتی سند دیتا یا اور وہ یہ تمہارا کرشمہ کہ کافر مسلمان اور مسلمان کا فر بنایا جاتا ہے ۔ خدا کرے تم اپنے حال پر رحم فرمائے ظاہر طور سے ہم گذارش کریں گے کہ امت نت نئے فتنوں میں مبتلا ہے آپ اس قسم کے جدید فتنہ نہ اٹھائیں تو بہتر ہے ۔

آئینۂ مسلم

(۱) ایک پاکیزہ مسلمان کو دوسرا مسلمان دیکھ کر اپنا جائزہ لیتا ہے

(۲) مسلمان مسلمان کی اصلاح میں مداہنت نہیں کرتا ۔

(۳) اگر کسی کی اصلاح منظور ہے تو ان کی برائیوں کا ڈھنڈورا نہ پیٹا جائے بلکہ علیحدہ اس کی اصلاح کی جائے

(۴) مسلم کی نصیحت در حقیقت فضیحت کے مترادف ہے ۔ کاتب

متفرقات

سرزمین کشمیر ہوائیں
دو روزہ اجلاس عام

جمعیت اہلحدیث کشمیر ہوا کی پرخلوص دعوت پر ۲۵ ، ۲۶ دسمبر ۱۹۸۲ء کو ایک عظیم الشان تبلیغی اجتماع ہوا۔ ملت و جماعت کے اکابر علماء میں سے حضرت العلام فاضل سنسکرت مولانا امان اللہ چترویدی، خوش لسان حضرت مولانا عارف سراجی، حضرت مولانا مقبول حسن مبارکپوری، مولانا صوفی کرم حسین و سراجی شفیع اللہ عمر جیسی اہم ہستیاں قابل ذکر ہیں۔

یہ دو روزہ اجلاس صوری و معنوی اور روحانی ہر لحاظ سے الحمدللہ کامیاب رہا۔ اس نورانی جلسہ اور مذکورہ بالا ہستیوں کا سب سے اہم اور نمایاں کردار یہ رہا کہ گاؤں کا ۱۸ سالہ قدیم اختلاف و باہمی رسہ کشی بفضلہ تعالیٰ ختم ہوگئی اور علماء کی پرخلوص جد و جہد کے نتیجہ میں گاؤں میں سے اہم ترین مسلسل صاف ہوگیا۔

آخر میں یہ بھی متفقہ طے کیا کہ ترجمان۔ الاسلام۔ جاری کر دیا جائے لہٰذا ترجمان کا سالانہ زر خریداری بذریعہ ڈاک روانہ کیا جا رہا ہے۔

منتظمین

محمد یعقوب خاں، واجد علی خاں، عزیز اللہ خاں، ضمیر اللہ، اسلم علی خاں۔ و جمیع اراکین جمعیت کشمیر ہوا۔ پوسٹ بیل شیکر ضلع بستی شہر و اطراف کے گاؤں کے ذمہ دار حضرات بھی مبارکباد کے مستحق ہیں

ایک ضروری اعلان

میرا چھوٹا لڑکا عزیزی مولوی محمد عطاء اللہ سلمہ ایم۔ اے دینیات یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کرنے پر جماعت کے بہت سے مخلصین نے مبارکباد کے خطوط ارسال کئے ہیں اس اعلان کے ذریعہ ہم اپنے تمام کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ پروردگار سے دعائیں کرتے رہیں کہ موصوف اپنی آئندہ علمی زندگی میں بھی کامیاب رہیں۔ آمین

کبیر احمد بیل ایم ایل۔ مقام و پوسٹ چھپیا ضلع بستی نیپال بارڈر

● پرزور اپیل ●

بحمد اللہ دار الحدیث رحمانیہ کے تعلیمی اجراء کے بعد سے تعلیمی سلسلہ برابر جاری ہے اور تعلیم و تربیت پر پانچ ہزار روپے ماہانہ کا خرچ ہے۔ موجودہ دور میں جبکہ تحریک سرد مہری کا شکار ہے ادارہ نے پرچم قرآن و سنت کو دوبارہ اپنے دست ناتواں سے بلند رکھنے اور دین مبین کی ترویج و تبلیغ کا عزم بالجزم کر رکھا ہے ہم اپنے ہم مسلکوں نیز بہی خواہوں سے پرخلوص گذارش کرتے ہیں کہ تعمیر و تکمیل کے سلسلہ میں اپنے گراں قدر عطیات سے نوازیں

ترسیل زر کا پتہ :- ڈاکٹر محمد یوسف تیراب والے ناظم مرکزی جمعیۃ ۱۳/۱۳ حویلی حسام الدین حیدر پنجابی پھاٹک بلیماران دہلی ۶

○ سانحۂ ارتحال ○

بکمال تاسف خبر دلسوز و اطلاع غم اندوز تحریر کی جاتی ہے کہ حضرت ابو تراب عبد الغنی جودھپوری کے فرزند عالم باعمل حضرت مولانا ابو الخیر عبد الصمد اختر رحمۃ اللہ علیہ ....

مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۸۳ء کی شب میں ایکایک حرکت قلب بند ہو جانے سے ہم سے جدا ہو کر اپنے والد مرحوم کے ہم آغوش ہو گئے انا للہ ... آہ مرحوم اپنے والد بزرگوار کی یادگار، نہایت خوش گفتار اور عالم روزگار تھے۔ آپ کے حادثہ موت نے سرزمین جودھپور میں ایک خلا پیدا کر دیا۔ آپ عالم دین کے ساتھ ایک اصلاحی، ملی، سلفی، شاعر بھی تھے، جملہ جماعت سے نماز غائبانہ کی درخواست ہے۔ غمزدہ ابو عبد اللہ عبد القیوم خاں

ایک اہم اعلان

تمام جماعتی بھائیوں کی خدمت میں گذارش ہے میرے والد بزرگوار مولانا محمد صاحب محدث جوناگڈھی کی تمام کتابوں کو چھپوانے کا میں خود اہتمام کر رہا ہوں الحمدللہ جلد طباعت کا کام شروع کیا جا رہا ہے لہٰذا کوئی بھی والد مرحوم کی کوئی بھی تصنیف طبع نہ کرائیں۔

المعلن

محمد حامد رحمانی ولد مولانا محمد صاحب جوناگڈھی، محمد انس ابن مولانا محمد یعقوب مرحوم جوناگڈھی

اعلان پرملال

میری اہلیہ عاملہ زوجہ عبد الباری بتاریخ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۸۲ء کو بعد نماز شام انتقال کر گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں لہٰذا اخوان جماعت نماز جنازہ غائبانہ ادا فرمائیں اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ غمزدہ عبد الباری

وما کان قیس هلکه هلک واحد
ولکنه بنیان قوم تهدما

یہ خبر حلقہ احباب جمعیۃ اہل حدیث کے لئے یقیناً باعث رنج و الم ہے مولانا ابو الخیر عبد الصمد اختر مرحوم اپنے حلقہ میں جمعیۃ اہلحدیث کے آفتاب و ماہتاب نیز سرمایہ صد افتخار تھے اپنے اس پیرانہ سالی میں بھی ہم عصروں میں سب سے فعال اور متحرک شخصیت تھے۔

جمعیۃ اہل حدیث کی ترقی کے سلسلہ میں اپنے اندر بڑی تڑپ رکھتے تھے۔ آج کے دور قحط الرجال میں وہ ہستی ہم سب کے لئے باعث غنیمت تھی۔ لیکن مشیت ایزدی نے اس گوہر کو اپنے لئے پسند کر کے ہم سب کو ہمیشہ کے لئے اس سے محروم کر دیا۔

جمعیۃ اہلحدیث ہند اور ادارہ ترجمان پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ مخلصین سے نماز غائبانہ اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے خدائے کریم مرحوم کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل نیز جمعیۃ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

وما ذالک علی اللہ بعزیز

(ادارہ)

D (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR, DELHI-110006

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث کی دینی کتابیں

رحمت للعالمین مکمل سیٹ	۷۵/۔
صحیح بخاری	۳۹۵/۔
تاریخ اسلام	۱۰/۔
ترجمان القرآن اول دوم مکمل سیٹ	۱۲۵/۔
منتخب	۸۰/۔
اسلامی وظائف	۱۵/۵۰
تیسیر القرآن فی سیکڑہ	۹۰/۔
جسم "	۳۵/۔
قاعدۃ بغدادی "	۲۰/۔
شہدائے احد	۵/۵۰
رہبر کامل	۵/۔
جیبی نماز محمدی نماز	۳/۔
کتاب الجنائز	۵/۵۰
فتاوی علماء اہلحدیث اول	۹/۵۰
" دوم	۸/۔
قرآنی شعبے اول	۶/۵۰
انسان اپنے آپ کو پہچان	۱/۵۰
درجات مومنین	۱/۵۰
اسلامی نظام حکومت کے ضروری اجزاء	۲/۔
دستور المتقی مجلد	۱۲/۔
غیر مجلد "	۱۰/۔
انوار التفسیر بنت تیمیہ	۵/۔
قاعدہ چمن اسلام اول	۱/۲۰
" دوم	۲/۔
" سوم	۲/۔
" چہارم	۳/۲۵
پنجم	۵/۔
اسلامی کہانیاں اول	۱/۵۰
" دوم	۳/۔
سوم	۲/۵۰
آسان حساب "	۱/۵۰
" دوم	۲/۔
سوم	۲/۵۰

تاریخ اہلحدیث	۳/۵۰
دلزلۂ قیامت	۲/۵۰
مولانا وحید الدین کے قلم سے	
دین کیا ہے	۳/۔
تعمیر ملت	۳/۵۰
ظہور الاسلام	۱۳/۔
تاریخ کا سبق	۲/۔
مذہب اور سائنس	۴/۵۰
تعارف اسلام	۲/۵۰
تجدید دین	۲/۵۰
الاسلام	۱۵/۵۰
مذہب اور جدید چیلنج	۱۲/۔
اسلام دین فطرت	۲/۵۰
معلومات عامہ اول	۱/۵۰
دوم	۲/۔
سوم	۲/۵۰
ہندی پرائمری پنک	۱/۔
حسن بصری	۱/۔
ایمان اور ایمانیات	۳/۔
حب رسول کے تقاضے	۱/۵
دینی تحریکوں میں جاذبیت کا مفہوم	۵/۵۰
شمالی پاکٹ بک	۱/۵۰
اسلام اور اہلحدیث امرتسری مرحوم	۱/۲۰
رد جہالت ایصال ثواب	۳/۔
کلمہ طیبہ سمی ابی خان	۱/۲۵
شرک کیا ہے ۔ ابن تیمیہ	۲/۵۰
اسلامی عقیدہ	۲/۔
توحید کیا ہے ؟	۲/۵۰
مسنون دعائیں ۔ عاصم نعمانی	۱/۵۰
کردار کا جادو ۔ شاہ بلیغ الدین	۱/۵۰
قانون الٰہی یا انسانی	۲/۵۵
قرآن اور دعوت انقلاب	۲/۵۰

چالیس حدیث امام نووی انگریزی اردو	۹/۵
قرآنی اخلاق	۲/۲۵
اقبال اور سوشلزم ۔ ڈاکٹر انیس	۹/۔
مولانا مودودی کیا مجرم کیوں ؟	۲/۵۰
رہنما کتاب ۔ حافظ محمد زکی	۵/۔
حضرت عائشہ کی شادی اور اصل عمر	۶/۵
انسانیت کی تعلیم اور اسلام	۱/۔
رسول اللہ کی نماز	۵/۔
شائل ۔ معاشرہ شفیق احمد سعید	۵/۵۰
مہر نبوت علامہ قاضی سلیمان	۲/۲۵
مولانا آزاد کی تصانیف	
مضامین الہلال	۲/۔
تبرکات آزاد	۲/۵۰
قول فیصل	۲/۵۰
انسانیت موت کے دروازہ پر	۹/۔
کاروان خیال	۶/۵۰
غبار خاطر	۱۴/۵۰
علمیات اسلام	۳/۵۰
فساوات کا مسئلہ	۲/۵۰
اسلامی دعوت	۲/۵۰
قرآن کا مطلوب انسان	۵/۵۰
مشرک کون محمد بن عبدالوہاب	
سیرت رسول	
واحد طریق عمل	۲/۵۰
العلم والعلماء	۲/۵۰
صلوٰۃ الرسول	۱۵/۔
تنقید تقلید	۳/۵۰
انکار حدیث	۵/۔
حق یا باطل	۳/۔
تصوف کی حقیقت	۲/۔
صیانت الحدیث	
مجذوب	۱/۔

مصباح والفیہ	۲/۔
تفسیر ابن کثیر جلد اول	۱۲/۔
گل کدہ	۳/۵۰
الوصیۃ الصغری	۱/۔
فتح یزید	
اسلام میں والدین کا مقام	
جماعت اسلامی کے دینی مقاصد	
عاشوراء	۱/۔
حج مسنون	۲/۔
مسلمان اور فرقہ پرستی	۱/۔
التوحید	۲/۔
پانچ مقالے	۵/۔
ایمان	۲/۔
حزب الاعظم	۴/۔
اسلام میں عورت	۲/۔
تاریخ ادب عربی	۲/۔
آئینہ اسلام	۲/۵۰
عقائد باطلہ کی تردید	۴/۔
مختصر کہانیاں	۲/۔
بستان الاربعین	۲/۔
با خبار المسجد الحرام	۱۰/۔
انعام محمدی	۷۵
تحفۂ محمدی	۱/۔
شہادت محمدی	۱/۔
تعویذ محمدی	۱/۔
برکات محمدی	۱/۲۵
درۂ محمدی	۱/۲۵
مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	
میرا سن ہے عبدالحق مکمل	۵/۔
سفینۂ زندگی	۱۵/۔
سفرنامہ حجاز	۵/۔
شرح اسماء الحسنیٰ	۲/۔
مظلم علی	۱۲/۔

مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۹ دہلی (۶)

ایس ۔ ایم بگی پرنٹر پبلشر نے خواجہ پریس جامع مسجد دہلی میں چھپوا کر دفتر ترجمان ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی سے شائع کیا